مکالمہ

قمر الحسنین

فنفشی ٹفیشنی الیکشنی ۔مولوی مولوی مولوی

الیکشن اور مولوی بھی تو در قنطنی ہے

وہ کیسے؟

''ہم نے تو جمہوری قبا میں پائے کوب ہونے کو اس لئے ضروری جانا کہ یہ بھی اسلام کی خدمت ہے۔''

مگر جناب الیکشن میں تو آپ اور آپ کی وجہ سے اسلام، دونوں پاکستان کے ایشو نہیں رہے۔

''ہم ایشو ہیں اور رہیں گے اس لئے کہ ہمیں سے اسلام کی جمہوری رونق ہے۔''

ہم اخبارات میں چھپتے ہیں ہمارے خبریں جلی سرخیوں کیساتھ چھپتی ہیں ریڈیو سے نشر ہوتے ہیں۔

بی بی سی ہمیں ہمارے نام سے ہی پکارتا اور یاد کرتا ہے۔ ٹیلیوژن میں ہمیں دیکھا اور سنا جاتا ہے۔

ہمارے چاہنے والے ہماری صورتوں کو دیکھ کر ہمیں پہچانتے ہیں۔

یہ سب درست! مگر یہ اسلام کی خدمت کیسے ہوئی؟ اس سے تو آپ کا نفسی سکون ٹپکتا ہے بلکہ چھلکا پڑتا ہے۔

اخبارات جرائد ورسائل، ریڈیو ٹیلیوژن اور بی بی سی سے جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ آپ کی ذات ''ستودہ صفات'' سے وابستہ ہوتا ہے نہ کہ اسلام سے!

''ہم بہر حال اپنے اس عمل کو اسلام ہی سمجھتے ہیں۔''

مگر جناب غور فرمائیے یہ تو جناب کی تاویل و تعبیر ہے اسکے سوا کچھ نہیں بہ قول علامہ اقبال

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

معلوم ہوتا ہے آپ نے قرآن کریم میں غور وفکر کی عادت کو بھلا دیا ہے قرآن حکیم تو آپ سے صرف یہ مطالبہ کرتا ہے کہ آپ

دعوۃ الی الخیر کا کام کریں (یدعون الی الخیر)

اور امر بالمعروف کا فرض ادا کریں (یامرون بالمعروف)

اور جہاد کریں (وجاھدھم بہ جہاداً کبیرا)

آپ نے اعمال حسنہ کے مقابلہ میں اپنی ذاتی تاویل و تعبیر کا سہارا لیکر اعمال سیئہ میں مبتلا ہونا پسند فرمایا ہے جبکہ آپ مجتہد بھی نہیں! جمہوریت کی لعنت میں گرفتار ہو کر آپ نے عرصہ دراز سے یہ نصابی کام چھوڑ رکھا ہے۔

ایسا نہیں ہے ہم تقریریں کرتے ہیں اپنا وقت صرف کرتے ہیں اپنی طاقت قربان کرتے ہیں۔

لیکن جناب آپ اپنی تقریروں میں کہتے کیاہیں کبھی اپنا احتساب بھی کیا؟

بریلوی مولوی دیوبندیوں کو بھیردیں میں کافر کہتے آپ ان کو کافر کہتے ہیں اہلحدیث اپ دونوں کو مشرک کہتے ہیں۔ آپ دونوں (دیوبندی بریلوی) مل کر کھرج میں اہل حدیثوں کو کافر کہتے ہیں۔ پھر آپ دیوبندی بیس اکیس طبقوں میں تقسیم ہیں۔ بریلوی چھ سات طبقوں میں تقسیم ہیں اہل حدیث مٹھی بھر ہیں مگر وہ بھی تقسیم ہیں۔ کیا یہ اسلام ہے؟ کیا یہ اسلام کی خدمت ہے؟ خیر کی دعوت ہے؟ امر بالمعروف ہے؟ نہی عن المنکر ہے؟

پھر اس کام میں آپ مسابقت کے دائمی مریض ہیں۔ تقریر کر کے بڑی بڑی رقمیں بٹورتے ہیں قیمتی گاڑیاں خریدتے ہیں۔ یہ سب کچھ کیا ہے؟ ان اعمال واقوال پر اب بھی آپ کو اصرار ہے کہ یہ خدمت اسلام ہے!

یہ بتائیے کہ الیکشن کیلئے اتنی خطیر رقوم آپ کے پاس کہاں سے آئیں؟ ایک ایک گرانڈیل مولوی کے پاس تین تین پاجیرو کیسے پہنچ گئیں جبکہ ایک پاجیرو ۱۴ لاکھ کی ہے بعض سکہ بند الیکشنی وغیرالیکشنی مولویوں کے پاس لینڈ کروزر بھی ہے جو ۲۶ لاکھ کی ہے۔ آخر یہ سب کچھ دین ہے؟ خدمت دین متین ہے؟ یا بددینی ہے۔ اسے کیا نام دیں؟ آپ خود انصاف کریں۔ آپ یزید کو آج تک فاسق وفاجر کہتے ہیں اور مسلسل کہے جا رہے ہیں۔ جبکہ آپ خود فسق میں مبتلا ہیں۔ فاسقین وفاجرین کے دلدار طرح دار ہیں۔ بلکہ ان کے نرغہ میں ہیں۔ حکمرانوں سے ناجائز کام آپ کرواتے ہیں۔ جو اپنے سپورٹرز کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے جمہوری تمناؤں کے دشت میں ایک قدم ہے۔ سیاسی پریشر بلڈ اپ کر کے مفادات کے ''کھیپے'' آپ وصول فرماتے ہیں اور اسے نذرانۂ عقیدت سمجھتے ہیں اور بڑی گمبھیر آواز میں سبحان اللہ الحمدللہ ماشاءاللہ اور انشاءاللہ پڑھکر اپنی گھنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیر کر اسکی طرف گھور کے بھی دیکھتے ہیں۔ کیا یہ بھی اسلامی صفات یا دفعات یا عادات ہیں کہ بدعات وسیئات!

آئینہ ایام میں دیکھ اپنی ادائیں

''ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ احرار والے کچھ زیادہ ہی قدیم سوچ رکھتے ہیں زمانہ بدل چکا ہے اپ کو بھی تبدیل ہونا چاہیئے اور جدید حالات کے تقاضوں کے مطابق فیصلے کرنے چاہئیں!''

آپ کیا فرمارہے ہیں یہ باتیں تو کوثر نیازی صاحب کے منہ سے اچھی لگتی ہیں۔ آپ کے منہ سے نہیں آپ دین کے نمائندے کہلاتے ہیں اور دین تو بہت ہی قدیم ہے۔ اور قدیم سوچ کو ہی اولیت دیتا ہے جدید سوچ وفکر اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے مسائل پر تو آپ کے اکابر نے سخت پابندیاں عائد کی ہیں مثلاً مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا محمد یعقوب نانوتوی، مولانا محمد تھانوی، مولانا اشرف علی تھانوی۔ (جن کو آپ حکیم الامت بھی مانتے ہیں۔) علامہ محمد انور شاہ کاشمیری، مولانا محمود حسن، مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا احمد علی رحمہم اللہ انہوں نے تو ان جدیدیوں موذیوں سے اشتراک عمل کو بھی فسق کہا ہے اور آپ تو عرصہ تیس سال سے جدیدیوں کیساتھ متحد ہیں۔ اور اشتراکی فسق میں مبتلا ہیں۔

مفتی بھٹو اور ولی   مل بیٹھے تو ناؤ چلی

ورنہ آپ تو بھنور میں پھنسے ہوئے تھے اور ناؤ کے ڈوبنے کا خطرہ تھا جو بھٹو ولی کی ''ولایت و برکت'' سے پار اتری! کہیے کیا خیال ہے؟ آپ اپنے بارے میں اور بزرگوں کے بارے میں کیا فیصلہ صادر فرمائیں گے؟

''ہم ان کے بارے میں تو کچھ نہیں کہہ سکتے مگر ہم اپنے بارے میں اپنا فیصلہ درست سمجھتے ہیں۔

''مولانا یہ تو جمہوری جواب ہے جو اخباروں میں چھپنے کیلئے آپ نے یاد کیا ہوا ہے۔ سوتے میں بھی کئی دفعہ آپ نے یہی بڑبڑایا ہے بلکہ آپ ہڑبڑا کے جاگے ہیں اور دائیں بائیں دیکھ کے پھر جمہوری نیند میں خراٹے بلکہ فراٹے بھرنے لگے ہیں اور اب تو اس گفتگو میں آپ کراٹے کھیل رہے ہیں کوئی دینی جواب دیجئے جسمیں دینی قرائن پائے جائیں ورنہ تو یہ آپ کی ضد، ہٹ دھرمی اور ڈیمو کریٹک ادا ہے اور بس! اور آپ ضدی کہلائیں گے اس ڈھیٹ بچے کی طرح جو مٹی میں کیچڑ میں لتھڑنے کو ہی پسند کرتا ہے اور کیچڑ پسند کہلاتا ہے ویسے ہی آپ ''اسلام پسند'' کہلانا پسند کرتے ہیں چاہے آپ کے پسندے ہی بن جائیں اور جب آپ کے پسندے بنیں گے تو یہ فطرت کی تعزیر ہوگی اور میں سمجھتا ہوں آپ کا علاج اب صرف فطرت کی تعزیر ہی ہے۔ انتظار کیجئے!

''کیا بے نظیر زرداری صاحبہ نے یاد فرمایا ہے۔''

نہیں۔ فطرت کی تعزیر کا انتظار فرمائیے!

○

تصحیح

گزشتہ شمارے کے صفحہ ۴۴، ۴۵ پر ''عورتوں کی اسمبلی'' کے عنوان سے شائع ہونے والی نظم جناب ضمیر جعفری کی ہے۔ مجید لاہوری کا نام سہواً چھپ گیا ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔ (مدیر)

بقیہ از ص ۴۱

مجید کے متعلق لوگوں میں پروپیگنڈا کرو یا کہ اس کتاب میں سب مسائل کہاں یہ تو عترت رسول سے جا کر پوچھو حدیث کی بابت پوچھو تو کہہ دو اس میں تو کئی ضعیف اور کچھ ایسی ہیں کچھ ویسی باتیں ہیں چلو جان چھوٹی اور مرتد ہو کر مرجاؤ یہ ہے اصل منشا، عجم کے پجاریوں کی۔ کسی دوسری نشست میں انشاء اللہ اس کتاب کا بھی تعارف کراؤں گا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور صحابہ کرام و اہل بیت یعنی ازواج النبی ﷺ کی محبت نصیب فرمائے (آمین)

○

والسلام
محمد معاویہ
باغبانپورہ لاہور